اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

حالاتِ زندگی

عالم رونق، رہبرِ شریعت وطریقت،
خلیفۂ فخر جہاں شاہ جہاں آبادی،
افزائے ملک پنجاب

قدس اللہ سرہ العزیز

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی چشتی

(۱۷۹۱ء – ۱۲۰۵ء)

پیشکش: مجلس آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net
I.T. Majlis of Dawat-e-Islami

عالم رونق، رہبر شریعت و طریقت، خلیفۂ فخر جہاں شاہ جہاں آبادی، افزائے ملک پنجاب حضرت خواجہ نور محمد قدس اللہ سرہ العزیز

ہندوستان میں سلطنت مغلیہ کے عہد میں تصوف کو پھر فروغ ہوا اور دو تین صدیوں کے بعد چشتیہ سلسلے نے دو تین ایسے بزرگوں کے ذریعہ رونق پائی، جو یکے بعد دیگرے ظہور پذیر ہوئے ان بزرگوں میں سے ایک شیخ کلیم اللہ جہاں آبادی تھے، جنھوں نے اپنے مولد شاہ جہاں آباد میں چشتیہ سلسلے کی اشاعت و تبلیغ کا کام کیا، ان کے جانشین شیخ نظام الدین ولی اورنگ آبادی نے اورنگ آباد (دکن) میں اپنے پیر و مرشد کے کام کو جاری رکھا، پھر ان کے فرزند فخر الدین فخر جہاں شاہ جہاں آبادی نے دہلی میں بیٹھ کر شمالی ہندوستان میں چشتیہ سلسلے کی بڑے کامیاب طریقہ سے اشاعت کی، انہوں نے ہندوستان کے مختلف علاقوں میں اپنے خلفاء بھیجے خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انہیں خلفاء میں سے ہیں، جنہوں نے پنجاب میں سلسلہ چشتیہ کو فروغ دیا۔

(تذکرہ اولیاء پاکستان، ج ا، ص ۳۰۶)

والدین :-

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدین نے آپ کا نام بہیل رکھا تھا، جس کو آپ کے شیخ شاہ فخر الدین نے بدل کر نور محمد رکھا تھا، آپ کی والدہ کا نام بی بی عاقلہ تھا جو کمال جٹھ کی صاحبزادی تھیں، آپ کے والد کا نام ہندال، آپ کا تعلق قبیلہ کھرل سے تھا، انوار العارفین میں ہے کہ قوم کھرل قوم پنوار کی ایک شاخ تھی، آپ کے آباؤاجداد کا پیشہ زراعت تھا، کسی نے خواجہ نور محمد سے ان کے باپ دادا کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ میرے آباؤاجداد زراعت کرتے مویشی چراتے اور ان کا دودھ دوہتے اور لوگوں کے مال پر دوڑتے تھے۔ (تذکرہ اولیاء پاکستان، ج ا، ص ۳۰۶)

سلسلۂ نسب :-

آپ کا سلسلۂ نسب نوشیرواں عادل سے اس طرح ملتا ہے: خواجہ نور محمد بن ہندال بن طاطار بن محمود کھرل بن مرہ بن عزیز بن ڈتا بن دینا بن چہتر بن نالار بن اوہر بن امو بن کرا بن جگ سین بن کج سین بن سریک بن راچت بن دیورائے بن گڈن شہیر بن موا بن بدھ بن بوہل بن باہدہ بن کھرل بن کھیوہ بن رانو بن وہوٹر بن جبل بن مجمع بن آہرا بن بہوٹا بن رائے دیون بن چالک بن بنسیر بن قیصر بن ہرمز بن نوشیروان عادل۔

(تذکرہ اولیاء پاکستان، ج ا، ص ۳۰۶)

ولادتِ باسعادت :-

آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ ۱۴ رمضان المبارک ۱۱۴۲ھ بمطابق ۱۷۲۹ء میں قصبہ چوٹالہ میں پیدا ہوئے، جو بہاول پور کے قریب ہے کچھ عرصہ بعد آپ کا خاندان چوٹالہ سے قصبہ بہار آ گئے۔

(تذکرہ اولیاء پاکستان، ج ا، ص ۳۰۷)

تعلیم وتربیت :-

خواجہ صاحب نے پہلے قرآن پاک حفظ کیا، پھر مہار شریف میں رہ کر عقلی اور نقلی علوم سیکھتے رہے، بعد ازاں ڈیرہ غازی خاں جا کر درسی کتابیں پڑھیں، پاک پتن کے نواح میں موضع بیلا کے ایک شخص شیخ احمد کھوکھر سے بھی کچھ تعلیم حاصل کی، پھر خواجہ محکم دین کے ہمراہ لاہور آ کر تحصیل علم میں مصروف رہے۔

(تذکرہ اولیاء پاکستان، ج ا، ص ۳۰۷)

مولانا فخر الدین کی خدمت میں حاضری :-

ان دنوں دہلی میں مولانا فخر الدین خدمت دین میں سرگرم تھے ایک روز آپ دہلی گئے اور وہاں پر حافظ محمد صالح کے ساتھ مولانا کی جائے قیام پر حاضر ہوئے وہاں دربان کو دروازے پر دیکھ کر اندر داخل ہونے سے ہچکچائے، پھر ہمت کر کے اندر داخل ہوئے حویلی میں داخل ہونے کے بعد دیکھا کہ ایک کمرے میں تخت پر چاندنی بچھی ہوئی ہے، اور گاؤ تکیہ لگائے حضرت شاہ فخر اس پر تشریف فرما ہیں جس وقت شاہ نور محمد آپ سے ملنے کے لیے پہنچے، اس وقت ان کا یہ عالم تھا کہ کپڑے پھٹے ہوئے، بال بڑھے ہوئے اور ایک پرانی چادر جسم سے لپٹی ہوئی تھی، شاہ فخر کی نظر ان پر پڑی تو تخت سے اتر کر ان کو اپنے پاس بلایا اور نہایت تپاک سے گلے لگایا اور ہاتھ سے پکڑ کر اپنے پاس تخت پر بٹھایا، پھر پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو، آپ نے جواب دیا کہ پاک پتن کے قرب جوار کا رہنے والا ہوں، خواجہ فخر نے پوچھا کیا حضرت بابا صاحب کی اولاد سے ہو آپ نے عرض کی نہیں، پھر پوچھا میرے پاس کس غرض سے آئے ہو شاہ نور محمد نے جواب دیا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ علم کے نور سے نوازتے ہیں علم کی کشش مجھے آپ کی خدمت میں کھینچ کر لائی ہے، پھر حضرت شاہ فخر نے پوچھا پہلے کس سے پڑھتے تھے، عرض کی میاں برخوردار جی سے تعلیم حاصل کرتا تھا، فرمایا کہ میں نے آج کل پڑھانا موقوف کر رکھا ہے، مناسب یہ ہے کہ تم

میاں بر خوردار جی ہی سے پڑھو، شاہ نور محمد نے عرض کیا کہ ان میں اور مجھ میں بہت فاصلہ ہے میرا بہت سا وقت آمد ورفت میں ضائع ہوگا، حضرت خواجہ فخر نے مسکراتے ہوئے فرمایا:

خیر اگر تمہاری یہی مرضی ہے تو پھر ہم سے پڑھ لیا کرو۔ (تذکرہ اولیاء پاکستان، ج ا، ص ۳۰۷)

حضرت فخر الدین کی شاگردی :-

اس کے بعد شاہ نور محمد نے آپ سے تعلیم شروع کی، چند ہی دنوں میں آپ کو محسوس ہو گیا کہ اب آپ جس استاد کی خدمت میں آئے ہیں وہ علم کے سمندر ہیں، ایک دفعہ انہوں نے شاہ فخر کے تبحرِ علمی کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا" سبحان اللہ، بحر علم بودند"، ابتداءً آپ نے شاہ فخر سے منطق کی مشہور کتاب بنام " قطبی" کا درس لینا شروع کیا، ابھی کچھ ہی دن گزرے تھے حضرت خواجہ فخر نے نگاہِ قلبی سے ان کی باطنی صلاحیتوں کا اندازہ کرتے ہوئے فرمایا تم علمِ ظاہری میں اپنا وقت ضائع نہ کرو، جتنا پڑھ لیا وہ تمہارے لیے کافی ہے، اس علم کی طرف متوجہ ہو جس کے لیے بنے ہو۔ (تذکرہ اولیاء پاکستان، ج ا، ص ۳۰۸)

بیعت :-

چنانچہ ۱۱۶۵ھ بمطابق ۱۷۵۱ء میں شاہ نور محمد نے حضرت شاہ فخر الدین کے دستِ حق پرست پر سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں بیعت کی، شاہ فخر کے دہلی تشریف لانے کے بعد شاہ نور محمد پہلے شخص ہیں جنہوں نے شاہ فخر کی بیعت کا شرف سب سے پہلے حاصل کیا۔ (تذکرہ اولیاء پاکستان، ج ا، ص ۳۰۸)

خدمتِ مرشد :-

خواجہ صاحب کو اپنے پیر و مرشد سے بہت محبت تھی، مولانا بھی خواجہ صاحب کو دل وجان سے چاہتے تھے اور ان کی بہت قدر و منزلت کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ خواجہ صاحب نے کامل سولہ سال آپ کی خدمت کی۔

سفر مہار و پاکپتن :-

بیعت ہونے کے کچھ عرصے بعد حضرت خواجہ فخر نے پاکپتن حاضر ہونے کا ارادہ کیا، اس سفر میں خواجہ نور محمد مہاروی آپ کے ساتھ تھے، پاکپتن میں حاضری کے بعد شاہ فخر نے ان کو حکم دیا کہ مہار جا کر اپنی والدہ کی قدم بوسی کی سعادت حاصل کریں، وہ اپنے شیخ کے ارشاد کی تعمیل میں اسی درویشانہ وضع میں اپنے وطن پہنچے اور پہلے اپنے استاد حافظ محمد مسعود کی خدمت میں حاضر ہوئے، لوگوں نے ان کی والدہ کو اطلاع دی کہ ایک درویش دہلی سے آیا ہے، تم بھی اپنے لڑکے کی خیرت ان سے جا کر پوچھ لو، ان کی والدہ عاقل بی بی نقاب ڈال کر آئیں اور

اپنے لڑکے کی خیریت پوچھنے لگی، حافظ محمد مسعود کو بے حد ہنسی آگئی، سعادت مند بیٹے نے دوڑ کر ماں کی قدم بوسی کی سعادت حاصل کی۔

جب تک ان کا مہار میں قیام رہا وہ تمام دن مسجد میں مراقبے میں مصروف رہتے ایک دن حافظ محمد مسعود کے ایک دوست حافظ شرف الدین نے شاہ نور محمد سے پوچھا، میاں صاحبزادے دہلی میں اتنے دن رہے کچھ حاصل بھی کیا یا یوں ہی چلے آئے، فرمایا:

ہندوستانی صاحبزادہ از پیرزادگان دکن در دہلی آمدہ بود، در خدمت اومی ماندم و دیگچہ ہائے او لیسدم

یعنی: ہندوستان کے پیرزادوں میں سے ایک صاحبزادے دکن سے دہلی تشریف لائے میں ان کی خدمت میں رہا اور ان کی دیگچیاں چاٹتا رہا۔

حافظ شرف الدین نے افسوس کرتے ہوئے کہا تم نے عمر بھر دیگچیاں چاٹنے میں گزاری درآں حالیکہ مولوی اسد اللہ فارغ التحصیل ہو کر آئے اور تم وہاں دیگچیاں چاٹتے رہے۔

آٹھ دن اپنے وطن میں قیام کرنے کے بعد خواجہ نور محمد اپنے شیخ کی خدمت میں پھر حاضر ہوئے، آپ کے شیخ نے آپ کو برج نظامی میں عبادت کرنے کا حکم دیا پاکپتن میں آپ کے شیخ شاہ فخر کا یہ معمول رہا کہ جو بھی ان کی خدمت میں مرید ہونے کے لیے حاضر ہوتا وہ اسے خواجہ نور محمد کی خدمت میں بھجوا دیتے چنانچہ بہت سے لوگ خواجہ نور محمد مہاروی سے بیعت ہوئے۔

حضرت بابا فرید گنج شکر کا عرس ختم ہونے کے بعد شاہ فخر نے خواجہ نور محمد سے فرمایا میں ابھی یہاں اور دو مہینے مقیم رہوں گا، تم پھر اپنی والدہ سے ہو آؤ۔ آپ اپنے شیخ کی تعمیل ارشاد میں مہار آئے دو ماہ بعد جب آپ مہار سے پاکپتن واپس ہوئے تو مہار کے بہت سے لوگ جن میں آپ کے بھائی ملک سلطان بہان اور آپ کے چچا لکھیرا اور آپ کے استاد حافظ محمد مسعود بھی شامل تھے، ساتھ آئے اور ان سب نے حضرت شاہ فخر کے دستِ حق پرست پر بیعت کی اس کے بعد آپ اور آپ کے پیر و مرشد واپس دہلی تشریف لے آئے۔

سفر سے واپسی کے بعد ایک دن مولانا فخر الدین نے فرمایا کہ اے نور محمد آپ کے کندھوں پر مخلوقِ خدا کا بوجھ پڑنے والا ہے۔

یہ سن کر خواجہ نور محمد نے حیران ہو کر فرمایا کہ میں ایک کمترین پنجابی ہوں، میں کسی کے کیا کام آسکوں گا، شاہ فخر خاموش رہے، پھر کچھ دن کے بعد شاہ فخر نے آپ کو خرقہ خلافت عطا فرما کر حکم دیا کہ وہ اپنے وطن مہار میں رہ کر رشد وہدایت کا چراغ روشن کریں، آپ اپنے پیر کے ارشاد کے مطابق مہار روانہ ہو گئے۔

(تذکرہ اولیاء پاکستان، ج ا، ص ۳۰۹)

خدمتِ دین :-

مہار میں تشریف لانے کے بعد خواجہ نور محمد نے ارشاد وہدایت کی وہ شمع روشن کی کہ تمام پنجاب اس کی روشنی سے جگمگا اٹھا اور دور دور سے طالبان حق آپ کے گرد جمع ہونے لگے۔

شجرۃ الانوار میں ہے کہ ایک شخص جو مہار سے دہلی جا رہا تھا، خواجہ نور محمد نے اس سے فرمایا کہ تم دہلی جا کر حضرت شاہ فخر کی خدمت میں حاضر ہونا اور میرے سلام کے بعد عرض کرنا کہ حضور کی توجہ سے یہاں روشنی خوب دیکھی، چنانچہ وہ شخص دہلی میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے پنجابی زبان میں شاہ فخر سے کہا:

حضرت جی! پنیاں پڑیو اور کہیو اساں روشنی اچھی ڈٹھی۔

یہ سن کر شاہ فخر پر ایک کیف طاری ہو گیا، بار بار اس جملے کو دہراتے اور فرماتے تھے میاں نور محمد خوب آدمی ہیں اور انہوں نے بہت اچھی نسبت سے ہم سے بہم پہنچائی ہے۔

خواجہ نور محمد مہاروی کا فیض ہر امیر وفقیر کے لیے یکساں تھا اور کلام خالی از حکمت نہ فرماتے غرض آپ کا تمام طریقہ اتباعِ سنت نبویہ تھا، زہد وپرہیز گاری کو بہت پسند فرماتے علم تصوف کا اکثر شغل رکھتے، چنانچہ کتاب لوائح ونفحات الانس وفقرات وشرح لمعات وسوا السبیل وعشرہ کاملہ اور فصوص الحکم کا مطالعہ اکثر اوقات کرتے تھے۔ ایک روز فرمایا کہ ایک دن حضرت مولانا صاحب کتاب فقرات ہاتھ میں لئے باہر تشریف لائے اور مجھے کتاب دیکر فرمایا یہ کتاب تمہارے بہت کام آئے گی، اس کا بہت مطالعہ کرنا، کیونکہ اس میں بہت جذبہ ہے، خود ہی فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنے تئیں تعلیم اور مطالعہ کتب ودیگر امور خلق میں میں مشغول نہ رکھوں تو خدا جانے کس حالت پر پہنچ جاؤں، لیکن خلقِ خدا کے فائدے کے واسطے جو کہ ایک اہم ترین کام ہے۔ ناچار آپ کو دوسری طرف بھی مائل کرتا ہوں۔

کہا جاتا ہے کہ جب حضرت قبلہ عالم رونق افزائے ملک پنجاب ہو کر مہار شریف میں اقامت پذیر ہوئے اور عالم کو انوارِ رحمت آثار سے مشرف فرمایا تو حسب الحکم حضرت مولانا کئی سال نمازِ جمعہ پاکپتن شریف حضرت گنج

شکر کے حضور میں پڑھتے رہے جب آپ کے مزاج گرامی میں ضعف پیدا ہوا تو حضرت گنج شکر کے ایماء سے آیندہ کے لئے یہ مجاہدہ ساقط کر کے حضرت تاج الدین سرور (جو کہ حضرت گنج شکر کے پوتے ہیں) کے ہاں جمعہ کی نماز پڑھتے رہے جہاں بابا صاحب کی اولاد مدفون ہے۔

(تذکرہ اولیاء پاکستان، ج۱، ص ۳۱۰)

اصلاح وتربیت :-

خواجہ نور محمد اپنے مریدین کی اصلاح وتربیت کی طرف خاص توجہ فرماتے تھے، ایک روحانی طبیب کی طرح امراض کا باطنی علاج تجویز فرماتے، ایک مرتبہ آپ نے حکیم مولوی محمد عمر سے فرمایا کہ مہار دار الشفاء ہے۔

خواجہ صاحب کے مریدوں کا حلقہ بھی وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ اپنے مریدوں کو سلوک کی تعلیم دیا کرتے تھے، مولانا جہاں فخر برابر آپ کی طرف توجہ فرماتے رہے، وہ جانتے تھے کہ علم وعرفان کی جو شمع انہوں نے روشن کی ہے اس کی ضیا سے پنجاب اور بہاول پور کی سرزمین یقینا جگمگا اٹھے گی، خواجہ نور محمد مہاروی ہی وہ شمع معرفت تھے جس کے گرد پروانے جمع ہو رہے تھے اور سلسلہ چشتیہ نظامیہ ہندوستان میں دوبارہ اپنی پوری شان سے جلوہ گر ہو گیا تھا۔ (تذکرہ اولیاء پاکستان، ج۱، ص ۳۱۲)

عاداتِ کریمہ :-

آپ کی چند عادات کریمہ مندرجہ ذیل ہیں:

نماز: آپ ہمیشہ سفر وحضر میں اول وقت میں نماز باجماعت ادا فرمایا کرتے، عموما ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز فرمایا کرتے تھے جس کے سر پر بال ہوں اکثر سر منڈے امام کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے، فرائض کی پابندی، واجبات، سنن، صلوۃ الاوابین، نوافل، حفظ الدعیان (یعنی: ایسے افعال کی حفاظت کرنا جو انسان کو خواہشات پر ابھارنے والے ہوں)، تہجد، اشراق، ضحیٰ وغیرہ آپ کی خصوصی ریاضت تھیں، جس کو نہایت ذوق وشوق سے پورا فرماتے۔

وضو: آپ ہر وقت کے ساتھ مسواک کیا کرتے تھے، وضو سے فارغ ہو کر ایک رومال کے ساتھ اعضائے وضو کو صاف فرماتے بعد میں کنگھی کرتے اور سورۃ الم نشرح کا ورد فرماتے اور فرمایا کرتے یہ ہر کام میں مدد دیتی ہے۔

غذا: پیٹ کا قفلِ مدینہ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا معمول تھا، ایک یا دو روٹی پر اکتفاء فرماتے۔

لباس: سر کا لباس قادری ٹوپی ہوتی تھی، جس میں عموماً ٹکی ہوتی تھی، سردیوں میں روئی دار ٹوپی اور سفر میں کبھی سلاری یا دستار مبارک سر پر باندھا کرتے تھے، گریبان کے بٹن ہمیشہ سینے کے ایک طرف ہوتے اور رومال ہر وقت پاس رہتا۔

(تذکرہ اولیاء پاکستان، ج۱، ص ۳۱۲)

تعلیمات :-

آپ کی تعلیمات ارشاداتِ عالیہ کی صورت میں چند ارشادات مندرجہ ذیل ہیں:

[۱]: فرمایا کہ ہر کام کا مدار ایمان پر ہے، آقاء دوعالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلّی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلّم کی شفاعت بھی استقامتِ ایمان کے بعد ہے، چاہے کوئی جمعہ کی رات فوت ہو جائے یا رمضان میں۔

[۲]: فرمایا کہ انسان کامل جان عالم ہے، اس کا فوت ہو جانا گویا کہ کل جہاں کا فوت ہو جانا ہے۔

[۳]: ایک شخص نے پوچھا کہ اولیاء اللہ کے احوال قبر میں کیسے ہوتے ہیں، فرمایا: اولیاء اللہ کا جسد روح کا حکم رکھتا ہے، جہاں ان کی روح ہو گی وہاں ان کا جسم ہو گا چنانچہ ابدال کا عالم یہی ہے، کہ جب ان کی روح پرواز کرتی ہے تو جسم بھی ساتھ ہی پرواز کرتا ہے، اس لیے کہ روحانیت ان کے جسم پر غالب ہے، اللہ تعالی کی مشیت سے جہاں اولیاء اللہ کی ارواح ہوتی ہیں وہیں اولیاء اللہ کے جسد بمنزلہ ظلِ ہمراہ ہوتے ہیں اور ان کی روح کا تعلق اپنی قبر کے ساتھ صرف بقدر موانست ہوتا ہے۔

[۴]: فرمایا کہ شیخ اس شخص کو اپنے سے دور کر دیتا ہے جو دوسروں کے لیے موجبِ تلقین اور لائقِ تکمیل ہو جائے اور اس سے زیادہ لوگ فائدہ اٹھا سکیں اور جو ابھی تربیت کے لائق ہوں، ان کی تکمیل و تربیت کی خاطر انہیں دور نہیں کرتا۔

[۵]: فرمایا کہ اگر کوئی شخص اللہ عزوجل کی مخلوق کو خوش حال کرے تو اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے کہ تو نے مجھے خوش حال کیا۔

[۶]: فرمایا کہ ایک دن حضرت مولانا صاحب نے فرمایا: کہ میں نے ایک دفعہ دورانے سفر ایک ہندو کو دیکھا کہ اس کے پاس ضرورت کی ہر شے ہر وقت موجود ہوتی تھی اور اس میں جتنی چاہتا خرچ کرتا تھا، مجھے کہنے لگا کہ یہ عمل میں نے مشکل سے حاصل کیا، اگر آپ براہِ کرم میرے گھر تشریف لا سکیں تو اس عمل کے مؤکلوں کو آپ سے آشنا کرادوں، میں نے جواب دیا کہ جملہ اوراد قرآنِ پاک میں موجود ہیں ہمیں تم سے کوئی حاجت نہیں۔

[۷]: ایک دن کسی نے حضرت قبلہ عالم سے پوچھا کہ مرض نفسانیت کی بھی کوئی دوا ہے، فرمایا کہ دوا بہت ہے اگر کوئی کرے لیکن سب لوگ زبان سے تو اپنے آپ کو مریض کہتے ہیں مگر ہمیں تو کوئی ایسا نظر نہیں آتا جو علاج کا طالب ہو۔ حالانکہ طبیب موجود ہے، اس شخص نے پھر عرض کی کہ یا حضرت میں اپنے آپ کو مریض جانتا ہوں، لیکن علاج نہیں ہوتا، فرمایا کہ اپنے آپ کو مریض خیال کرنا بھی غنیمت ہے، کہ کبھی علاج بھی میسر آہی جائے گا۔ مگر جو اپنے آپ کو مریض ہی نہیں جانتا اس کا علاج مشکل ہے۔

[۸]: فرمایا کہ ایک بزرگ پر اللہ عزوجل کی عنایات وارد ہونے لگیں تو اس بزرگ نے چاہا کہ خلوت میں چلا جائے تاکہ نعمت میں ترقی ہو، مگر ہوا یہ کہ صرف اس خلوت گزینی سے اس کی واردات منقطع ہو گئیں، اس موقع پر کسی نے پوچھا واردات اور نعمت کے فقدان کا باعث کیا ہوا، فرمایا کہ نزولِ نعمت محض عنایت ازلی اور فضل لم یزل ہے۔ مگر اس بزرگ نے خلوت گزینی کو باعث ترقی خیال کیا اور اپنی تدبیر کو داخل کیا، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس مقام سے محروم ہو گیا۔

[۹]: فرمایا کہ شیخ و مرشد طالب کو ذکر و فکر اور اشغال و اوراد تلقین کرتا ہے، مگر جب وہ ان کو قضاء کرتا ہے تو شیخ بھی اسے نہیں پہچانتا، چاہے وہ بہت مدت ہی کیوں نہ ان کے پاس بیٹھا ہو۔

[۱۰]: فرمایا: کہ آزار نقرس یعنی پاؤں کے جوڑوں اور گھٹنوں کا درد ہمارے پیروں کا موروثی مرض ہے یعنی: حضرت مولانا صاحب، ان کے والد صاحب، شیخ کلیم اللہ صاحب اور شیخ یحیٰ مدنی صاحب ان تمام بزرگوں کو یہ مرض لاحق رہا۔ حکیم مولوی محمد عمر نے عرض کیا کہ حضور آپ کو یہ درد ہے، اس کا علاج کرائیں، فرمایا یہ مرض علاج سے رفع نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ یہ ہمارے پیرانِ عظام کا موروثی مرض ہے، مؤلف مناقب لکھتے ہیں کہ یہ مرض میرے پیر و مرشد حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی کو بھی تھا، اور آخر عمر تک رہا۔

[۱۱]: ایک دفعہ عین تعویز لکھتے وقت فرمایا: کہ حضرت بابا فرید گنج شکر نے اپنے شیخ و مرشد کو لکھا کہ اکثر پنجاب کے آدمی تعویز کے لیے آتے ہیں، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا: " کہ کام تیرے ہاتھ میں نہیں ہے، خدا کے ہاتھ میں ہے خدا کا اسم لکھ کر دے دیا کرو "اس کے حضرت قبلہ عالم نے بتایا کہ اس کا ایک فائدہ تو نقد ہے کہ سائل کا دل خوش ہو جاتا ہے اور اسے تسکین حاصل ہو جاتی ہے۔

[۱۲]: فقراء کا کام ہر کسی کو نیک بات کہنا اور دعا دینا ہے، آگے جو کسی کے ساتھ ہونا مقدر ہے ہو جائے گا، اللہ عزوجل کے کام کسی نبی یا ولی کو دخل نہیں ہے، وہ خداوندِ عالم ہے اپنا کام کبھی جمال سے کرتا ہے اور کبھی جلال سے۔

[۱۳]: فرمایا کہ علماء حلال کھانے پر بہت غور کرتے ہیں مگر اس طرف خیال نہیں کرتے کہ شریعت کا باطن بھی شریعت کے ظاہر پر منحصر ہے اور دراصل اہم ترین کام قلّتِ طعام، قلّتِ نیام، قلّتِ کلام اور قلّتِ صحبت مع الانام ہے، مگر اس طرف کوئی رجوع نہیں کرتا۔ پھر فرمایا: کہ حضرت مولانا صاحب ظاہری پرہیز زیادہ نہ کرتے تھے مگر آپ کی کم خودی بدرجہ کمال تھی یہاں تک کہ پانی بھی بہت کم پیتے تھے بارہا آپ کے ساتھ کھانے کا اتفاق ہوا مگر ہر بار یہی دیکھا کہ آپ دستر خوان پر ادھر ادھر ہر طرف سے ہر چیز کھا رہے ہیں مگر ہر بار ہاتھ آخر ایک ہی جگہ پر رکھتے، اتنا کم کھانے والا بزرگ کم ہی ہوا۔ (تذکرہ اولیاء پاکستان، ج۱، ص۳۱۵)

کراماتِ وخوارقِ عادات :-

آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ بڑے صاحبِ کرامت بزرگ تھے، آپ پر اللہ عزوجل کی بے شمار عنایات تھیں زبان سے جو نکلتا پورا ہو جاتا، آپ کی چند کرامات حسبِ ذیل ہیں:

[۱]: میاں نور بخش مہاروی سے منقول ہے: کہ کوٹ مٹھن کے قریب ایک قاضی صاحب نے حضرت قبلہ عالم سے عرض کیا کہ حضرت آپ سے ایک وعدہ چاہتا ہوں کہ جب میں فوت ہو جاؤں آپ میرا جنازہ پڑھائیں، فرمایا: "ان شاء اللہ عزوجل میں ہی تمہارا جنازہ پڑھاؤں گا"، قاضی صاحب مذکور ابھی حیات تھے کہ حضرت قبلہ عالم کا وصال ہو گیا، قاضی صاحب کو فکر لاحق ہوئی کہ اب قبلہ عالم میری نماز جنازہ کی امامت کیسے فرمائیں گے؟، الغرض کچھ عرصہ بعد قاضی صاحب فوت ہو گئے، جب ان کا جنازہ تیار کر کے صحرا کی طرف لے گئے، تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک گھڑ سوار گھوڑا دوڑاتا آرہا ہے اور چار پانچ آدمی پا پیادہ اس کے ساتھ دوڑتے آرہے ہیں، جب قریب آئے تو ہر شخص نے پہچان لیا کہ حضرت قبلہ عالم ہیں، سب نے قدم بوسی کی اور اس وقت سب کے دل سے یہ بات محو ہو گئی کہ حضرت قبلہ عالم تو فوت ہو چکے ہیں، آپ نے قاضی صاحب کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور نظروں سے غائب ہو گئے، اس وقت لوگوں کو احساس ہوا کہ حضرت قبلہ عالم تو وفات پا چکے ہیں، یہاں تو صرف ایفائے عہد کے لیے تشریف لائے تھے۔ (تذکرہ اولیاء پاکستان، ج۱، ص۳۱۵)

[۲]: میاں نور بخش مہاروی سے منقول ہے: کہ مولوی ضیاء الدین صاحب سکنہ مہار شریف خواجہ نور الصمد شہید کے استاد اور حضرت مولانا صاحب دہلوی کے مرید تھے، انہیں حضرت قبلہ عالم کی ولایت پر زیادہ اعتماد نہ تھا، فقط پیر بھائی سمجھتے تھے ایک بار انہوں نے حج کا ارادہ کیا: حضرت قبلہ عالم نے فرمایا: "مولوی صاحب آپ کا یہاں رہنا بہتر ہے کہ چند اور لوگ آپ سے علم حاصل کرلیں گے"، مگر انہوں نے حضرت قبلہ عالم کے حکم کے مطابق عمل نہ کیا اور رخصت لے کر روانہ ہوگئے، روانگی کے وقت حضرت قبلہ عالم نے فرمایا: "خیر مولوی صاحب آپ حج پر جائیں، البتہ اگر کہیں مشکل پڑے تو فقیر کو یاد کرلیں، ان شاء اللہ عزوجل بندے کو حاضر پائیں گے"، مولوی صاحب روانہ ہوگئے دورانِ سفر سمندر میں ایک دن طوفان آگیا اور جہاز غرق ہونے لگا تمام مخلوق نالہ وفغاں کرنے لگی، مولوی صاحب کو حضرت قبلہ عالم کے وہ الفاظ یاد آگئے کہنے لگے: یا حضرت خواجہ نور محمد جی مدد فرمایئے، اسی وقت مولوی صاحب پر غنودگی طاری ہوگئی، کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت قبلہ عالم اسی جہاز میں سوار ہیں اور فرماتے ہیں: "مولوی صاحب غم نہ کرو اللہ عزوجل تمہارے ساتھ ہے، اس تمام مخلوق کو تمہارے طفیل غرق ہونے سے بچاتا ہے"، جب بیدار ہوئے تو مولوی صاحب نے جہاز میں سوار لوگوں سے کہا کہ: دوستو غم نہ کرو ان شاء اللہ عزوجل ہم غرق نہیں ہوں گے، آخر اللہ عزوجل نے جہاز کو خیر وعافیت سے کنارے لگادیا اور سب صحیح وسلامت مکہ معظّمہ زادھا اللہ شرفا وتعظیما پہنچ گئے، عرفات کے میدان میں کیا دیکھتے ہیں کہ خطبہ حج کے وقت حضرت قبلہ عالم بھی اسی صف میں کھڑے ہیں جہاں مولوی صاحب تھے، جب خطبہ ختم ہوا تو غائب ہوگئے، مولوی صاحب نے ان لوگوں سے جو صف میں آپ کے برابر کھڑے تھے پوچھا کہ وہ بزرگ کہاں گئے، کہنے لگے اللہ عزوجل ہی بہتر جانتا ہے البتہ یہ بزرگ پنجابی ہیں اور ہم اسے ہمیشہ خانہ کعبہ میں دیکھتے ہیں اور ہر سال موسم حج میں بھی یہاں موجود ہوتے ہیں، مولوی صاحب حج سے فارغ ہو کر وطن پہنچے تو حضرت قبلہ عالم نہر ہریاری تک تشریف لائے، مولوی صاحب دوڑ کر قدم بوس ہوئے، آپ نے فرمایا: "مولوی صاحب آپ کا یہ سر حرمینِ شریفین میں پہنچا ہے، میرے پاؤں میں نہ رکھیں"۔ مولوی صاحب نے کہا کہ: حضور میں دونوں مقامات کو آپ کی قدم بوسی کی خاطر چھوڑ کر آرہا ہوں، پس حضرت قبلہ عالم راہِ خدا میں ان کی ایسی تربیت کی کہ تکمیل وخلافت کے درجہ تک پہنچادیا۔ (تذکرہ اولیاء پاکستان، ج۱، ص۳۱۶)

[۳]: جمیلہ بیگم سے منقول ہے: کہ حضرت مولانا صاحب کی عادت تھی کہ جب آپ اپنے خلیفہ خاص حضرت خواجہ نور محمد مہاروی کو وطن جانے کی اجازت دیتے تو ولی کے مریدوں اور امرا کو فرماتے: کہ میاں

صاحب وطن جانے والے ہیں، پس ہر شخص دعوت کرتا اور نذر ونیاز دیتا، جب آپ کی دعوت کی باری ہمارے گھر آئی اور حضرت قبلہ عالم ہمارے گھر آئے تو میں چلمن کے پیچھے سے دیکھ رہی تھی، جب قبلہ عالم کی صورت دیکھی تو میرے دل میں خیال آیا کہ نہ معلوم حضرت مولانا صاحب اس سیاہ فام پر کیسے عاشق ہو گئے ہیں اور کیوں انہیں تمام نعمت بخش دی ہے، اس وسوسہ کا دل میں آنا تھا کہ حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کہ حضرت مولانا صاحب کا کرم اور ان کی محبت میری اس ظاہری صورت پر نہیں ہے وہ دوسری صورت ہے اتنے میں کیا دیکھتی ہوں کہ یکایک حضرت قبلہ عالم کی ہیئت بدل گئی اور ان کے چہرہ مبارک ایسا حسین وزیبا دکھائی دیا کہ دیکھنے کی تاب نہ تھی میں نے فوراً اس وسوسے سے توبہ کی۔ (تذکرہ اولیاء پاکستان، ج۱، ص۳۱۷)

[۴]: میاں نصیر بخش مہاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ قبلہ عالم دہلی سے براستہ اجمیر شریف واپس وطن آرہے تھے، آپ نے اجمیر شریف میں کچھ عرصہ قیام کیا تاکہ حضرت خواجہ بزرگ کے عرس میں شرکت کر سکیں، اجمیر شریف میں ایک ہندو جوگی تھا جو اپنے فن میں کامل تھا اور اس کے تین سو چودہ چیلے تھے، وہ حضرت قبلہ عالم کی خدمت میں حاضر ہوا اور چالیس روپے نقد اور کپڑے کے چند تھان نذر کئے اور کہنے لگا کہ میں بھی دہلی میں آپ کے مرشد سے ملنے کے لیے جاؤں گا، جب عرس کی پہلی رات مجلس سماع منعقد ہوئی تو وہ ہندو بھی مجلس میں آیا اور ایک گوشے میں بیٹھ گیا، اور ایسا تصرف کیا کہ قوالوں کی زبانیں بھی بند ہو گئیں اور مزامیر وساز بھی بند ہو گئے، حاضرینِ مجلس جن میں بہت سے مشائخ وصوفیا تھے، پریشان ہو گئے، حضرت دیوان صاحب سجادہ نشین درگاہ اجمیر شریف نے ایک آدمی کو حضرت قبلہ عالم کی خدمت میں بھیجا آپ اس وقت اوراد ووظائف میں مشغول تھے حضرت قبلہ عالم مجلسِ سماع میں تشریف لائے اور اس ہندو کے مقابل بیٹھ گئے، مزامیر سے خود بخود آواز آنے لگی تو قوالوں نے بھی اپنی آواز بلند کی اور محفل میں بہت ذوق وشوق پیدا ہو گیا، ہندو یہ کرامت دیکھ کر حضرت قبلہ عالم کے قدموں گرا اور اپنے چیلوں کے ہمراہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

(تذکرہ اولیاء پاکستان، ج۱، ص۳۱۷)

[۵]: حضرت صاحبزادہ نصیر بخش مہاروی سے منقول ہے: کہ حضرت قبلہ عالم کا دستور تھا کہ جب آپ ملک الماں (جس سے مراد: بہاولپور، احمد پور، اوچ اور کوٹ مٹھن کا علاقہ ہے) کا سفر کرتے تو پہلے اوچ شریف تشریف لے جاتے پھر سید پور، پھر نارووالہ اور پھر کوٹ مٹھن۔ ایک دفعہ جب اس طرف تشریف لے گئے اور سید پور پہنچے تو قاضی عاقل محمد کی علالت کی خبر سنی تو نارووال جانے کا ارادہ ترک فرمادیا اور سیدھے کوٹ مٹھن

جانے کا ارادہ فرمالیا۔ حضرت مولوی نور محمد صاحب نارووالہ صاحب نے پوچھا اب آپ کے مزاج کیسے ہیں، انہوں نے ابھی جواب نہیں دیا کہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: "لقاء الخلیل شفاء العلیل" (دوست کی ملاقات بیمار کے لیے شفاء ہے) قاضی صاحب پر اس کلام کے سننے سے وجد طاری ہو گیا اور اسی حالت میں آپ کی بیماری جاتی رہی۔

(تذکرہ اولیاء پاکستان، ج ا، ص ۳۱۸)

[۶]: حضرت صاحبزادہ غلام نظام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بن حضرت میاں کالے صاحب (بنیرہ حضرت مولانا صاحب) سے منقول ہے: کہ مرزا آقا محمدی بیگ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت مولانا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدانِ حجاز میں سے ہے، انہوں نے جب اپنے اہلِ خانہ کو مرید کرایا تو اپنی کمسن بیٹی جمیلہ خاتم کو بھی حضرت مولانا صاحب کی خدمت میں لا کر عرض کی کہ حضور اسے بھی مرید کر لیں، حضرت مولانا صاحب نے اپنا دستِ مبارک اس کے سر پہ رکھا اور فرمایا یہ بھی میرے مریدوں میں سے ہے، ہاتھ رکھنے کی برکت سے وہ اتنی نیک بخت ہو گئی کہ بیان نہیں کیا جا سکتا، نیز اسے حضرت مولانا صاحب سے اس قدر محبت ہو گئی، کہ جب اس کے سامنے مولانا صاحب کا نام لیا جاتا تو اس کی آنکھوں سے نہر کی طرح پانی جاری ہو جاتا۔

(تذکرہ اولیاء پاکستان، ج ا، ص ۳۱۸)

اولاد :-

خواجہ صاحب کے تین صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں تھیں بڑے صاحبزادے کا اسمِ گرامی: نور الصمد تھا، جو والد کے وصال پر مسند آرائے خلافت ہوئے اور یکم ربیع الاول ۱۲۰۶ھ میں وفات پائی، آپ کا مزار والد صاحب کے مزار کے متصل مشرق کی طرف ہے۔

دوسرے فرزند کا نام: دوسرے فرزند کا نام خواجہ نور احمد تھا، جنہوں نے ۱۲۲۴ھ میں وفات پائی۔

تیسرے شہزادے کا نام: خواجہ نور الحسن تھا وہ ۱۲۸۰ھ میں فوت ہوئے۔ (تذکرہ اولیاء پاکستان، ج ا، ص ۳۱۹)

وفات و آخری آرام گاہ :-

خواجہ صاحب کو اپنے مرشد شاہ کی وفات کا بے حد صدمہ ہوا اپنے شیخ کی وفات کے بعد شگفتگی نہ آسکی، آخر یہی حزن و غم آپ کی وفات کا سبب بنا، اور اس رنج و غم نے "کاست بدنی" اختیار کر لی اسی زمانے میں جب آپ بیمار تھے، ایک مزید صدمہ آپ کو یہ پہنچا کہ آپ کے مرید خاص اور خلیفہ حضرت نارووالہ نے وفات پائی، اس رنج نے

بھی انہیں مزید کمزور کر دیا، وفات سے ایک سال قبل آپ نے بالکل خاموشی اختیار کر لی، خاموشی کی وجہ دریافت کرنے پر فرمایا: میری گفتگو قرآن وحدیث ہے کس سے کہا جائے کون سمجھے۔ مرض الموت میں مریدوں کے اصرار پر خواجہ محمد عاقل نے پوچھا حضور کا مزار کہاں بنایا جائے، فرمایا کہ میں غیب کا جاننے والا نہیں ہوں اللہ عزوجل کو معلوم ہے کہ مجھے موت کہاں آئے گی۔ بالآخر ۳ذی الحجہ ۱۲۰۵ھ بمطابق ۱۷۹۱ء کو آپ کا وصال ہوا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آخری آرام گاہ تاج سرور (یعنی: چشتیاں) میں ہے۔ (تذکرہ اولیاء پاکستان، ج۱، ص۳۱۹)

خلفاء کرام :-

۱: خواجہ صاحب کے خلفاء میں خواجہ سلیمان تونسوی بہت شہرت کے مالک ہیں آپ بڑے باکمال بزرگ گزرے ہیں، جب خواجہ صاحب مولانا فخرِ جہاں سے خرقہ خلافت حاصل کرکے رخصت ہونے لگے تو مولانا نے بعض نصیحتیں کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا تھا کہ تمہارے دامن سے ایک کوہستانی شہباز وابستہ ہوگا یہ خواجہ سلیمان تونسوی ہی کے متعلق تھا۔

۲: خواجہ صاحب کے دوسرے مشہور خلیفہ خواجہ نور محمد ثانی عرف نارووالہ ہیں، آپ مولانا فخر جہاں کی ہدایت پر خواجہ صاحب سے بیعت ہوئے تھے، بڑے باخدا ولی تھے، بڑے عابد اور شب بیدار تھے، اکثر مراقبے میں رہتے تھے، شرع کے بہت پابند تھے، ۶ جمادی الاولیٰ ۱۲۰۳ھ میں وفات پائی، روضۂ مبارکہ ڈیرہ غازی خان کے قصبہ حاجی پورہ میں مرجع خلائق ہے۔

۳: خواجہ صاحب کے تیسرے خلیفہ حافظ محمد جمال ملتانی ہیں جو خواجہ صاحب کے وضو کی خدمت پر مامور تھے، بڑے بڑے صوفی اور متقی آپ سے علومِ ظاہری اور باطنی کا درس لیا کرتے تھے، آپ کا روضہ مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہے۔

۴: خواجہ صاحب کے چوتھے خلیفہ قاضی محمد عاقل سکنہ کوٹ مٹھن ہیں جن کے سلسلہ سے خواجہ غلام فرید تعلق رکھتے ہیں، جن کی پنجابی کافیاں عام مقبول اور مشہور ہیں۔ قاضی صاحب بھی بڑے باکمال بزرگ تھے کوٹ مٹھن میں سکونت تھی آخر عمر میں کوٹ مٹھن چھوڑ کر موضع شدانی چلے گئے اور وہاں وفات پائی، نواب محمد صادق والی بہاولپور آپ کو وہیں دفن کرنا چاہتا تھا مگر آپ کے شہزادے احمد علی خواہش جنازہ کوٹ مٹھن لے جایا گیا اور وہیں دفن ہوئے۔ ان مشہور خلفاء کے علاوہ خواجہ مہاروی کے اور بھی کئی خلفاء ہیں جن میں سے بعض اسمائے گرامی ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

غلام سکنہ میر اوالی	میاں محمد فاضل نیکو کارہ
اصالت خان	نور الحق
مولوی محمد حسین۔	میاں غلام حسین بھٹی
حافظ نبی	سید صالح محمد شاہ
قاری عزیز اللہ	مخدوم محب جہانیاں
میاں صبغۃ اللہ	محمد بخش چشتی
نواب غازی الدین	مولوی نور محمد سکنہ نواح بہاول پور
عبد الوھاب اوچی	مولوی محمد اکرم ڈیرہ غازی خاں
مخدوم نو بہار اوچی	مولوی محمد مسعود جہانگیر والا
حافظ عظمت میرن شاہ	قاری صبغۃ اللہ
محمد غوث بچیدانہ	حافظ ناصر
نواب لطف اللہ خان	حافظ غلام حسین
اختیار خان	مولوی تاج محمود ساکن گڑھی
مولوی محمد عجیب	شیخ جمال چشتی فیروز پوری
غلام محمد کیڑی	مخدوم عبد الکریم

(تذکرہ اولیائے پاکستان، ج ا، ص ٣٠٦-٣١٩)

Dawat-e-Islami

The Global Islamic Organization of Quran & Sunnah

Dawat-e-Islami is founded by Sheikh-e-Tariqat, Ameer-e-AhleSunnat Hazrat Allama Moulana Muhammad Ilyas Attar Qadri دامت برکاتہم العالیہ in 1981 In Babul Madina Karachi, Pakistan.
Dawat-e-Islami is serving Ummah with its Islamic Centers in more than 200 countries of the world.
More 80 than different departments are being formed in order to process the Islamic and welfare work in more effective manner. For example: Jamia tul Madina, Madrasa tul Madina, Majlis Khuddam ul Masajid, Madani Qafila, Madani Tarbiyat Gah, Madani Channel etc.

Connect to dawat-e-Islami

Dawat-e-Islami on Facebook
http://www.facebook.com/dawateislami.net

Dawat-e-Islami on Yahoo Group
http://groups.yahoo.com/subscribe/DawateIslami-WorldWide

Dawat-e-Islami on Google Group
http://groups.google.com/group/dawateislamiworldwide

Dawat-e-Islami on Twitter
http://twitter.com/MadaniChannel

Dawat-e-Islami on Youtube
http://www.youtube.com/madanichannel

Dawat-e-Islami on Flickr
http://www.flickr.com/photos/dawateislami

Dawat-e-Islami on Linkedin
https://www.linkedin.com/in/dawateislami

Website: www.dawateislami.net

MADANI CHANNEL

پیشکش:
مجلس آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net
I.T. Majlis of Dawat-e-Islami